روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 18 فروری 2011ء 14 ربیع الاول 1432 ہجری 18 تبلیغ 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 40

نویں شرط بیعت

یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

جلسہ کے مقاصد میں بھائی چارے، امن پیار اور محبت کی فضا پیدا کرنا ہے

نیکی کے کام میں برکت اس وقت ہو گی جب کامل اطاعت ہو گی

دعوت الی اللہ کا کام مضبوط اور مربوط بنیادوں پر ہر حالت میں کرتے چلے جانا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے افتتاحی خطاب فرمودہ 6 فروری 2011ء کا خلاصہ

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 فروری 2011ء کو لندن سے بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ سے افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا جو کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور کے خطاب کے ساتھ ساتھ ہی مکرم فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش ڈیسک لندن نے بنگالی زبان میں رواں ترجمہ کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج میں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے افتتاحی خطاب کے لئے کھڑا ہوں۔ یہ جلسہ زیادہ تعداد میں لوگوں کی شمولیت کی غرض سے کرایہ کی جگہ پر وسیع جگہ پر کیا جا رہا ہے۔ لیکن مخالفین کے احتجاج کی وجہ سے انتظامیہ نے یہ جلسہ مختصر کرنے کا کہا ہے۔ ہم احمدی ہمیشہ قانون کی پابندی کرتے ہیں قرآن کریم نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے۔ پس ان کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مشکل حالات کو آسانیوں میں بدل دے۔ ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیشہ برے حالات میں بھی بہتر حالات پیدا کئے ہیں۔ ہمارا مقصد فساد کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ہم صلح پسند اور امن پسند لوگ ہیں اور حکومت کی اطاعت کرنا ہمارا فرض ہے تا کہ ملک میں امن قائم رہے۔ ہم پروگرام مختصر کریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ جلسہ جماعت کی اپنی جگہ پر منتقل ہو جائے اور چھوٹے پیمانے پر منعقد ہو ہم جو پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہتے تھے۔ وہ لوگ اس سے محروم رہ جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ کہنی ہے کہ ہر لمحے کو دعاؤں میں گزاریں اور دنیا کے احمدی بھی ان کے لئے دعائیں کریں۔ ہماری دعائیں ضرور رنگ لائیں گی۔ لیکن اس کے لئے ہمیں اس حکم کی تعمیل کرنی ہو گی کہ دعوت الی اللہ کا کام مربوط مضبوط بنیادوں پر ہر حالت میں کرتے چلے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے اپنے عملی نمونوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی ضروری ہے۔ عمل صالح کا نمونہ دکھانا ضروری ہے۔ کیونکہ وہی قول متاثر کرتا ہے جس کے ساتھ عمل کا نمونہ بھی ہو۔ جو خود جھوٹ کا سہارا لے وہ دوسرے کو سچائی کی کیا تعلیم دے گا۔ ہر احمدی جماعت احمدیہ کا سفیر ہے۔ پس اپنے اعمال کو درست کریں اور قرآن کریم کے مطابق ڈھالیں۔ تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کی کامل پیروی کریں اور ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ سے عمل کرنے کی طاقت اور توفیق مانگیں۔ اگر ہمارے عمل ترقی پذیر ہوں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہوں گے۔ تو پھر ہمارے ہر کام میں برکت ہو گی۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف اور نیک کام کی طرف بلانے کے ساتھ ساتھ کامل فرمانبرداری اور اطاعت کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ نیک کام کرنے میں خدا کی برکت اس وقت تک حاصل نہ ہو گی جب تک کامل فرمانبرداری اختیار نہیں کریں گے۔ کامل فرمانبرداری اس وقت ہو گی جب نظام جماعت کے ساتھ منسلک ہو کر خدا کے پیغام کو پہنچائیں گے۔ دعوت الی اللہ کی انفرادی کوشش کافی نہیں ہو گی۔ یاد رکھیں افراد کے نیک اعمال کا مجموعہ جماعت کی مضبوطی کو بڑھائے گا۔ جب قرآنی تعلیم پر عمل ہو گا۔ ایک ہاتھ کے اشارے پر اٹھیں گے نظام جماعت کے ساتھ منسلک ہوں گے تو پھر دنیا میں تبدیلی بھی ہو گی اور کام میں برکت بھی ہو گی۔ پس ہر احمدی کو یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت کے عہدیداران کو بھی امانت کا حق ادا کرنا ہو گا۔ اگر جو امانت آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ اس کا حق ادا نہ کیا تو مؤاخذہ ہو گا۔ اس لئے یہ فکر انگیز بات ہے۔ جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں خدام، انصار، لجنہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور امانت کا حق ادا کریں صرف افراد جماعت سے کامل اطاعت کی امید نہ رکھیں بلکہ اپنے فرائض بھی باحسن طریق پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر نظام کو مضبوط، مربوط اور فعال کریں گے تو دعوت الی اللہ کے کام میں کئی گنا اضافہ ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ دن دعاؤں کے ساتھ گزاریں۔ اپنے ذاتی گلوں شکوؤں کو دور کریں اور پیار، محبت اور خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے مقصد کو سامنے رکھیں۔ پس یاد رکھیں جب ہمارے ایمانوں میں مضبوطی ہو گی۔ ہمارے مقاصد نیک ہوں گے، ہمارے اندر مستقل مزاجی ہو گی تو پھر خدا تعالیٰ ہمارے کام میں بے انتہا برکت ڈالتا چلا جائے گا اور خدا کی تقدیر جو تبدیلی پیدا کرنی چاہتی ہے ہم بھی اس کا حصہ بن جائیں گے۔

باقی صفحہ 2 پر

مکرم منیر احمد صاحب وطن کی خاطر قربان ہو گئے

مکرم سلیم الدین احمد صاحب ناظر امور عامہ تحریر کرتے ہیں۔

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم منیر احمد صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب آف ملاح ملوٹ اسلام آباد 10 فروری 2011ء کو مردان میں ایک خودکش حملہ کے نتیجے میں وطن کی خاطر قربان ہو گئے۔ مرحوم کی عمر 21 سال تھی چار ماہ قبل آرمی میں بھرتی ہوئے تھے۔ بحیثیت سپاہی مردان میں ٹریننگ لے رہے تھے کہ ایک خودکش حملہ میں دیگر فوجی جوانوں کے ہمراہ وفات پا گئے۔ مرحوم غیر شادی شدہ تھے۔ یہ نو بہن بھائی تھے۔ والدین حیات ہیں۔ آرمی میں جانے سے قبل بطور ناظم عمومی و معتمد خدام الاحمدیہ ملاح ملوٹ ضلع اسلام آباد خدمت کی توفیق ملی۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ ملنسار اور محبت کرنے والے تھے۔ باجماعت نمازیں ادا کرتے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم عطاء الحمید صاحب مربی سلسلہ نے ان کے گاؤں ملاح ملوٹ میں پڑھائی اور گاؤں مذکور میں ہی تدفین عمل میں آئی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے خطبہ ارشاد فرمودہ 11 فروری 2011ء میں تذکرہ فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 606

(افاضات حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ)

یہود و نصاریٰ ظہور نبویؐ پر کھوٹے سکے نکلے

یہود و نصاریٰ کے اعتقاد کا بیان جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے آپ سے رکھتے تھے اور آپ کے نام کو ورد زبان بناتے تھے اور آپؐ کے ظہور کی آرزو کرتے تھے لیکن جب حضور ﷺ تشریف لائے تو ان کا سب انتظار، انکار اور کفر میں تبدیل ہو گیا۔ کھوٹے سکوں نے جب آتش حق دیکھی تو فوراً کالے پڑ گئے۔ یہ کھوٹے دین کے دعویدار اپنی کسوٹی کی شیخی مارتے ہیں اور لوگوں کو دھوکے میں ڈالتے ہیں کہ کھوٹے ہوتے تو کسوٹی کیسے مانگتے۔ یہ لوگ کسوٹی تو چاہتے ہیں مگر ایسی کہ ان کا کھوٹ ظاہر نہ کرے۔ تو وہ آئینہ جو ہر غلیظ کی خاطر، اس کے چہرے کا عیب چھپائے آئینہ کب ہوگا۔ تم ایسے آئینہ کی تلاش کرو، جو صاحب صفا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کو، بعینہٖ آئینۂ تجلیات بنادے۔ نور وحدت سے نواز دے۔

اشعار مثنوی کا اردو میں خلاصہ

(اسی لئے) اس سے پہلے کہ زمانہ میں احمد (ﷺ) کا چہرۂ مبارک شان دکھائے۔ ان کی تعریف ہر کافر کا تعویذ بنی ہوئی تھی۔ (ان کی کتابوں میں تھا) کہ ایسا ایک نبی ہے کہ وہ دنیا میں آئے گا۔ اس لئے (انتظار میں) ان کے روئے مبارک کے خیال سے ان کا دل تڑپتا تھا۔ وہ سجدے میں دعا کرتے تھے کہ اے انسانوں کے رب! جس قدر جلد ہو سکے ان کو ظاہر کر دے۔ جب وہ حضورؐ کے نام کی برکت سے فتح طلب کرتے تو ان کے باغی سرنگوں ہو جاتے تھے۔ (اسی طرح) جہاں کہیں خوفناک جنگ ہوتی ہے احمد (ﷺ) کی شان کے اثرات و برکات ان کے مددگار ہوتے۔ یا جہاں کہیں پرانی بیماری ہوتی، ان لوگوں کا حضور (ﷺ) کو یاد کرنا ہی شفا کے لئے دوا بن جاتا۔ ان کی خیالی تصویر چلتے پھرتے راستوں میں، ان کے دلوں، کانوں اور زبانوں پر ہوتی۔ مگر ان (دو رخی والے) لوگوں جیسا ہر گیدڑ مزاج (نفس و جسم میں گرفتار) حضور (ﷺ) کی صورت کہاں پا سکتا تھا۔ بلکہ ان کے (محبت سے خالی، خواہشات میں ملوث) ذہنوں میں اس شبیہ مبارک کی فرع (اوپری چیز) یعنی خیال ہی آ سکتا تھا۔ کیونکہ ان کا نقش مبارک، اگر بے جان (نفسانی خواہشات سے پاک) دیوار پر بھی پڑ جائے تو دیوار کے دل سے خون دل ٹپکنے لگے۔ اور دیوار پر ان کا نقش ایسا مبارک ہو کہ دیوار فوراً دورخی چھوڑ دے۔ کیونکہ یہ دورخی دیوار کے لئے بھی عیب ہو، اس لئے وہ بھی (حضورؐ کے اثر اور برکت سے) اہل باطن کی سی یک رخی والی بن جائے۔

لیکن جب سید آخرالزماں تشریف لائے تو ان کا یہ سب (انتظار) انکار اور کفر میں تبدیل ہو گیا۔ (نفس و جبلت کے گہرے کھونٹوں سے بندھے ہوؤں کو عروج روحانی کہاں سے ہوتا۔ ان کی روح تو اپنے اصل سے منحرف تھی) جب انہوں نے ان کی صورت دیکھی تو وہ سب تعظیم، اعزاز اور محبت برباد ہو گئی۔ گویا کھوٹے سکہ نے جب آتش (حق) دیکھی تو فوراً کالا پڑ گیا۔

کھوٹے کے لئے (مقام) دل میں راستہ کب ہوتا ہے۔ کھوٹا (علم معرفت کا جھوٹا دعویدار) کسوٹی کے شوق کی شیخی مارتا ہے، تاکہ مریدوں کو شک میں ڈال دے۔ لیکن کوئی نااہل ہی اس کے جھوٹے خیال کے جال میں پھنستا ہے۔ (عام انسان کا) یہ خیال ہر کمینہ کے لئے ابھرتا ہے کہ اگر یہ کھرا اور پاکیزہ (نہایت عالم و فاضل) نہ ہوتا تو کسوٹی (صاحب روح قدس) کی جانب کب رغبت کرتا۔ کبھی کسوٹی (روحانی) کے دیکھنے کی شیخی اس طرح کیسے بگھارتا اور اس کو اس طرح کسوٹی (مردحق یا نبی) کا شوق کب ہوتا ہے۔ (لیکن جاننا چاہئے کہ غرور علم و عقل رکھنے والا کھوٹا)، کسوٹی چاہتا ہے لیکن ایسی کہ اس کا (روحانی) کھوٹ اس سے ظاہر نہ ہو۔

اگر میں قیامت تک بھی یہ بات کروں گا، تب بھی سو قیامتیں گزر جائیں گی مگر یہ (روح سلطانی کی) بات نامکمل رہے گی۔ وہ کسوٹی (وہ راہبر) جو عیب چھپانے کی صفت رکھے، اسے سمجھو کہ وہ کسوٹی ہے (روح قدسی ہے) نہ اس میں پہچاننے کی روشنی ہے۔ جیسے وہ آئینہ جو ہر دیوث کی خاطر سے چہرے کا عیب چھپائے (حق کی آیتوں کی غلط تاویل کرے) وہ آئینہ نہ ہوگا۔ بلکہ منافق ہوگا۔ لہٰذا تم کبھی ایسے آئینہ (ایسے راہبر) کی جستجو نہ کرو۔

تم ایک سچ کہنے والا، بے نفاق آئینہ (صاحب مثنوی صفا جیسا) تلاش کرو۔ اس بات کو ختم کر دو۔ اللہ تعالیٰ حسن اتفاق (دوبدو نظارۂ جمال، توحید روحانی) کو زیادہ جانتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بعینہٖ آئینہ (تجلیات) بنادے، کہ تمہیں عرش کو آسمان کی طرف صاف دکھادے۔ اے صاحب عقل! عرش کیا اور آسمان کیا۔ اس (نور ولایت و نبوت کی) بات سمجھ لو۔ خدا اس (آفتاب روح قدس) کو بہتر جانتا ہے۔

(مثنوی دفتر چہارم ناشر قرآن لمیٹڈ لاہور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے مقدس شعری کلام میں بعثت نبوی کے وقت کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔

اک رات مفاسد کی وہ تیرہ و تار آئی
جو نور کی ہر شمع ظلمات پہ وار آئی
تاریکی پہ تاریکی اندھیرے پہ اندھیرے
ابلیس نے کی اپنے لشکر کی صف آرائی
ہر سمت فساد اٹھا۔ عصیان میں ڈوب گئے
ایرانی و فارانی، رومی و بخارائی
تب عرش معلیٰ سے اک نور کا تخت اترا
اک فوج فرشتوں کی ہمراہ سدا آئی
وہ پاک محمد ہے سب کا حبیب آقا
انوار رسالت ہیں جس کی چمن آرائی

بقیہ صفحہ 1 جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے افتتاحی خطاب

مضبوطی ہوگی۔ ہمارے مقاصد نیک ہوں گے، ہمارے اندر مستقل مزاجی ہوگی تو پھر خدا تعالیٰ ہمارے کام میں بے انتہا برکت ڈالتا چلا جائے گا اور خدا کی تقدیر جو تبدیلی پیدا کرنی چاہتی ہے ہم بھی اس کا حصہ بن جائیں گے۔ خدا ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور نے فرمایا کہ جلسے کے مقاصد میں بھائی چارے، امن، پیار اور محبت کی فضا پیدا کرنا بھی ہے اور نہ صرف یہاں جمع ہونے کے دوران بلکہ جب اپنے گھروں کو جائیں گے تو وہاں جا کر بھی اس پیار اور محبت کی فضا کو ہمیشہ قائم رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور جلسے کی جو باقی کارروائی ہے خیریت سے ختم ہو اور خیرو عافیت سے آپ لوگ اپنے گھروں کو بھی جائیں۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ اجلاس اختتام پذیر ہوں۔

پنشنران صدر انجمن احمدیہ متوجہ ہوں

تمام پنشنران، فیملی پنشنران صدر انجمن احمدیہ (خواہ وہ پاکستان میں مقیم ہوں یا بیرون پاکستان) اپنے درج ذیل کوائف مورخہ 31 مارچ 2011ء تک صدر صاحب/امیر صاحب کی وساطت سے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بھجوادیں۔ بصورت دیگر مراعات (امداد گندم، امداد سرما وغیرہ) کی ادائیگی ممکن نہ ہوگی۔

نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، نمبر وصیت، شرح وصیت، ویلفیئر کارڈ نمبر، مکمل ڈاک کا پتہ، فون نمبر، موبائل نمبر، تصویر پاسپورٹ سائز (مرد حضرات) بیرون ملک مقیم ہونے کی صورت میں ربوہ میں اپنے کسی عزیز کا ایڈریس نیز زیر کفالت افراد کی فہرست بھجوائیں۔

نوٹ: زیر کفالت افراد میں خود، اہلیہ کے علاوہ ایسے بچے جو شادی شدہ یا برسر روزگار نہ ہوں وہ شامل ہوں گے، جن کی عمر 23 سال سے زائد ہو وہ شامل نہیں ہوں گے، ایسے بچے بھی شامل نہ ہوں گے جو بیرون ملک مقیم ہیں۔

جواب بھیجنے کا پتہ: دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ، پاکستان

فون نمبر دفتر محاسب: 0092-47-6212705

فنی ورکشاپ مجلس نابینا ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ مجلس نابینا ربوہ کو دسمبر 2010ء اور جنوری 2011ء دو ماہ کیلئے فنی ورکشاپ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ فنی ورکشاپ کا مقصد مجلس کے ممبران کو کوئی نہ کوئی ایسا ہنر سکھانا تھا جس کے سیکھنے سے یہ روزی کمانے کے قابل اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اور اس طرح یہ اپنے اہل خانہ کی کفالت خود کر سکیں۔

اس سلسلہ میں ورکشاپ میں شامل ہونے اور چارپائیاں اور کرسیاں بننے کی تعلیم دینے کیلئے مکرم طالب حسین صاحب تہال گجرات نے خود کو وقف کیا اور بڑی محنت اور مہارت سے نیز ذاتی شوق اور دلچسپی سے نابینا افراد کو یہ کام سکھایا۔ ان کی رہائش کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ اس میں چار نابینا افراد مکرم محمد افضل صاحب ربوہ، مکرم رحیم اللہ صاحب ربوہ، مکرم اور محمد صاحب ربوہ اور مکرم ایاز احمد صاحب ٹھرو ضلع سیالکوٹ نے تربیت حاصل کی اور اپنے کام میں کافی مہارت حاصل کر لی ہے۔ یہ کلاس عقب خلافت لائبریری میں جاری رہی جس کا وقت روزانہ صبح 8 بجے سے 1 بجے تک تھا۔ کلاس کے اختتام پر ان ممبران کا عملی ٹیسٹ لیا گیا۔ جس میں مکرم رحیم اللہ صاحب اول مکرم محمد افضل صاحب دوم اور مکرم حافظ نور محمد صاحب سوم قرار پائے۔

مورخہ 3 فروری 2011ء کو فنی ورکشاپ کی اختتامی تقریب دوپہر 1 بجے دارالضیافت میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مبشر احمد خالد صاحب جوائنٹ سیکرٹری مجلس نے فنی ورکشاپ کی رپورٹ پیش کی۔ مکرم مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے ممبران میں انعامات تقسیم فرمائے اور بعدازاں قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مکرم عبدالباسط بٹ صاحب

زریں کہکشاں جوامر ہوگئی

سانحہ لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں میں سے بعض کے ساتھ وابستہ کچھ یادیں

جماعت احمدیہ عالمگیر کی تاریخ میں 28 مئی 2010 کا دن ایک خاص اہمیت حاصل کرگیا ہے۔ احمدیت کے یہ سپوت دنیا کو بتا گئے کہ خدا والے دہشت گرد تنظیموں سے نہیں ڈرتے خدا تعالیٰ کے حضور حاضری کے لئے ہر لمحہ تیار رہتے ہیں اور یہی لوگ تاریخ میں امر ہو جاتے ہیں یہی لوگ آسمان کے ستارے بن جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ غازیوں نے جو تاریخ اپنے خون سے رقم کی ہے وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ ؎

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے
وہ لو ذرا سی جو کم ہوئی وہ لہو سے ہم نے ابھار دی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات جمعہ میں شہیدانِ احمدیت لاہور کا ذکر انتہائی پرشکوہ اور جذباتی انداز میں کیا ہے میں بھی ثواب کی خاطر اپنی یادداشت کے مطابق شہیدان لاہور کی عقیدت میں کچھ لکھ رہا ہوں۔

محترم منیر احمد شیخ صاحب

محترم مرحوم کے ساتھ میری شناسائی اس وقت ہوئی جب وہ احتساب عدالت کے جج تھے اور مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ خاکسار کو لے کر ان سے ملنے گئے۔ اس کے علاوہ بھی مکرم شیخ صاحب سے شرف ملاقات رہا۔ مکرم شیخ صاحب کی ملاقاتوں میں ایک اپنائیت اور مٹھاس بھرا ہوتا تھا وہ ایک مکمل شخصیت کے مالک تھے انتہائی محبت و شفقت سے پیش آنے والے تھے ان سے ملنے والے ان کی اس عادت پر بہت معترف تھے خوش اخلاقی اور اکرام ضیف ان کا طرہ امتیاز تھا سال 2009ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر مکرم و محترم شیخ صاحب اپنے ایک عزیز کے ہمراہ زیارات حضرت مسیح موعود کی توفیق پا رہے تھے۔ خاکسار کو بھی معیت کا شرف حاصل ہوا۔

مکرم شیخ صاحب کی علم و فراست کا ادراک کس کو نہیں۔ انہوں نے اپنی عملی زندگی کو حضرت مسیح موعود کی تعلیمات کے مطابق ڈھال کر دنیا کو سبق دے دیا یہ جینے کے اصول ہیں جب انسان ان اصول پر کاربند ہونے کا تہیہ کرلے تو ہر منزل آسان ہو جاتی ہے مکرم شیخ صاحب خلافت کے شیدائی اور نظام سلسلہ کے وفادار تھے مرکز سے آنے والے ہر حکم کو پہلے پورا کرتے اور دوسرے کام بعد میں کرتے کارکنان کے ساتھ ان کا سلوک مشفقانہ اور محبت بھرا ہوتا تھا آپ کے ساتھ کام کرنے والے آپ کے سلوک کے گرویدہ تھے اور آپ ہمیشہ کسی قسم کی تکلیف کا باعث نہ بنتے تھے بلکہ مزید سہولتیں دے کر بندے کو مزید گرویدہ کر لیتے تھے اللہ تعالیٰ مکرم شیخ صاحب کو اپنے قرب میں جگہ دے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے آمین۔

اے نسیم سحر ان کو جا کر بتا ان کی چاہت میں ذرہ بھی اختر بنا
قافلہ جاں نثاروں یونہی چلا اشک پلکوں پہ آکر دعا ہو گئے

محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب

محترم چوہدری صاحب سے میری آشنائی اس وقت کی ہے جب ہم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب سے ملاقات کی غرض سے لاہور آیا کرتے تھے محترم امیر صاحب ضلع لاہور کے دفتر دار الذکر میں ملاقات ہوتی رہتی تھی مختلف جماعتی میٹنگ میں بھی ملاقات ہو جاتی تھی ان کا انداز سب سے منفرد تھا اپنا مدعا اور نکتہ نظر انتہائی شفاف اور موثر رنگ میں پیش کرتے معاملہ فہمی میں وہ طاق تھے معاملات کو سلجھانے کے لئے دین و دنیا کی مثالیں دے کر واضح کرتے نظام کے بارہ میں کسی منفی بات کو سختی سے رد کرتے معاملات کے لئے آئے ہوئے احباب سے نرمی اور حکمت کے ساتھ برتاؤ کرتے اکثر معاملات کو اپنی ذاتی دلچسپی لے کر حل کرواتے اطاعت امیر میں تو وہ اسم بامسمیٰ تھے اور امیر صاحب کے بغیر اپنے آپ کو ادھورا سمجھتے تھے خلفائے سلسلہ کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات کو انتہائی عقیدت اور اخلاص سے پیش کرتے اور نوجوان نسل کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف راغب کرنے میں کوشاں رہتے ان کی عاجزی اور انکساری ایک مثال ہے۔

دینی و دنیاوی وجاہت کے باوجود کسی قسم کی بڑائی ان میں نہ تھی بلکہ اخلاص کے ساتھ اپنے کام کو سرانجام دیتے خلافت احمدیہ کے شیدائی تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس تک کے ذاتی تعلق کے واقعات بطور مثال سنایا کرتے اور یہ برملا کہتے یہ خلافت احمدیہ کی برکتیں ہیں کہ ہم یہاں ہیں ورنہ ہم دنیا کے ایک کونے میں ہوتے اور کوئی ہم کو پوچھنے والا نہ ہوتا جماعتی کارکنان کا بہت احترام کرتے اور ان کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہوتے نظام سلسلہ کا بہت احترام ان کے دل میں تھا خط و کتابت میں بہت مشتاق تھے مرکز سے آمدہ ہر چٹھی کا جواب بر وقت اور مفصل دیتے خیر کم خیر کم لاھلی کی مکمل تصویر تھے اپنے اکلوتے صاحبزادے عزیزم محمد زکریا نصر اللہ سے دوستانہ ماحول میں بات کرتے اور تربیتی امور کو دوستانہ انداز میں سمجھاتے اور ان پر عمل کرنے کی تلقین بھی کرتے اللہ تعالیٰ شہید کو اپنے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور لواحقین کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے آمین۔

فلک بھی رو پڑا تھا اس گھڑی پیارو یہ سچ جانو
خدا کی پیار کی نظروں نے تب تم سب کا منہ چوما

محترم جنرل ناصر احمد صاحب

مکرم جنرل صاحب سے میری ملاقات اس وقت ہوئی جب تعلیم القرآن و وقف عارضی کے ضلعی سکرٹریان کی میٹنگ دارالذکر لاہور میں منعقد ہوئی مکرم جنرل صاحب عمر رسیدہ ہونے کے باوجود اپنے ساتھ ریکارڈ اور مفوضہ کام کو ایک خاص نہج سے پیش کرتے اپنے سابقہ تجربات کو ہم کم علموں کی راہنمائی کے لئے پیش کرتے ان کی شخصیت بہت سحر انگیز اور دل کو موہ لینے والی تھی اتنی وجاہت اور جماعتی عہدے دار ہونے کے باوجود کبھی غصہ ناراضگی ان میں نام کو نہ تھا مکرم جنرل صاحب سے ملاقاتیں دعوت الی اللہ منصوبہ بندی اور دیگر جماعتی میٹنگوں تک محدود تھی لیکن ان کی خلافت سے وابستگی اور وارفتگی اپنی مثال آپ تھی نظام کی طرف سے آنے والی ہر چٹھی کو حرز جان سے عزیز رکھ کر اس پر عمل کروا کر اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال کرتے اپنے کارکنان کا ہمیشہ خیال رکھتے اور ان کی آسانی کے لئے سامان پیدا کرتے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور اپنے پیاروں کے نزدیک مقام عطا فرمائے آمین۔

محترم محمد اسلم بھروانہ صاحب

محترم بھروانہ صاحب سے میری ملاقات اس وقت ہوئی جب خاکسار قائد خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ اور مکرم بھروانہ صاحب قائد علاقہ لاہور تھے علاقائی اور ضلعی میٹنگ میں مکرم بھروانہ صاحب سے ہمارا ساتھ انتہائی مشفقانہ اور ہمدردانہ ہوتا تھا دنیاوی بڑی پوسٹ کے باوجود انکساری اور عاجزی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی تمام کاموں میں متوکل علی اللہ تھے۔ خدا تعالیٰ کے بھروسے پر تمام کام سرانجام دیتے خدا تعالیٰ کی مدد کو ہی تمام کامیابیوں کا موجب ٹھہراتے مکرم بھروانہ صاحب ایک منجھی ہوئی اور باوقار شخصیت کے مالک تھے ہر وقت خدمت دین کے جذبہ سے سرشار رہتے کوئی موقعہ خدمت کا ہاتھ سے جانے نہ دیتے خاکسار کے جماعتی اور تنظیمی کاموں میں مکرم بھروانہ صاحب کا بہت دخل ہے خاکسار کئی معاملات میں ان سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کرتا وہ اپنے تجربات سے دوسروں کو مستفیض کرتے انتہائی عاجز شخص بن کر دوسرے کی عزت نفس کا خیال رکھتے خلافت احمدیہ کے وہ سچے عاشق تھے جماعت اور نظام کے تمام امور کو ذاتی توجہ اور سب سے پہلے حل کرواتے اور پھر دوسرا کام کرتے نظام سلسلہ کے انتہائی وفادار اور فرمانبردار تھے کارکنان کے ساتھ ان کا رویہ انتہائی محبت بھرا تھا ہر فرد کو اس کی خواہش کے مطابق مطمئن اور خوش رکھتے مولا کریم بھروانہ صاحب کی قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے لواحقین میں ان کی خصوصیات کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محترم خلیل احمد سولنگی صاحب

مکرم سولنگی صاحب سے میرا رابطہ اس وقت ہوا جب ربوہ میں خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس اور فضل عمر درس القرآن کلاس باقاعدگی سے ہوتی تھی مکرم سولنگی صاحب گوجرانوالہ سے اور خاکسار گوجرہ سے ان کلاسوں میں شرکت کی توفیق پاتا تھا دوران پڑھائی دوستی اور قربت بڑھتی رہی اور اگلی کلاس میں آمد تک آپس میں دوبارہ ملنے کا عہد و پیمان ہوتا رہتا خاکسار کی عزیزداری چونکہ گوجرانوالہ میں بھی تھی اس لئے گوجرانوالہ جانا ہوتا تو سولنگی صاحب سے ضرور ملاقات ہوتی وہ انتہائی محبت اور شفقت سے پیش آتے اور دوستی کا حق با احسن طریق نبھاتے۔ وقت کے ساتھ ساتھ مرکزیہ اجتماع خدام الاحمدیہ اور جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے ہوئے پھر سولنگی صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی پھر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیوٹی کرتے ہوئے ان سے ملاقات ہو جاتی خاکسار کو قائد ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور مکرم سولنگی صاحب کو قائد علاقہ گوجرانوالہ کی خدمت کی توفیق ملی اور پھر میٹنگوں اور ملاقاتوں میں تیزی آگئی اور قربت مزید بڑھ گئی۔ شروع سے ہی ان کی سادگی اور عاجزی ایک مثال تھی کبھی بھی اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھا بلکہ دوسروں کو اپنے سے مقدم سمجھا اور عاجزی اختیار کی۔

شیخوپورہ میں ناظم ضلع انصار اللہ کی خدمت کے دوران علاقائی مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے ان سے ملاقات پرانے مراسم کو بڑھانے کا سبب بن گئی اور پرانے تعلق کو یاد کر کے ہم اس خدا کا شکر ادا کرتے کہ خدائی فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ خدمت کی توفیق لگاتار دے رہا ہے اور اس کا احسان ہے کہ جماعت کے کاموں میں شرکت کی توفیق مل رہی ہے بچپن سے لے کر مختلف ادوار میں خدمت کی توفیق خدائی فضل نہیں تو اور کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں وہ ادا نہیں ہوسکتا۔

مرحوم خلافت کے شیدائی اور اطاعت میں باوفا تھے خلافت کے حکم کو حرف آخر سمجھتے خاندان حضرت مسیح موعود سے تو ان کو عشق کی حد تک عقیدت اور احترام تھا خاندان حضرت مسیح موعود کی کسی تقریب میں شمولیت کو اپنا غیر معمولی اعزاز سمجھتے خاکسار کے ساتھ جب بھی خاندان حضرت مسیح موعود کی تقریب میں ملاقات ہوتی تو ان کو بہت خوش پایا اور وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے کہ خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد نے ہم کو اس قابل سمجھا کہ ہمیں دعوت دیں مجھے کہتے اس موقعہ کو غنیمت سمجھو جب بھی خاندان حضرت مسیح موعود سے دعوت ملے بلا توقف چلے آؤ اسی میں سعادت ہے اسی میں بھلائی بھی ہم کہاں اور یہ خاندان کہاں۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی محبت ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اپنے تمام پروگرام جماعتی ہوں یا ذاتی

خلیفہ وقت کے مشورہ کے بعد اس کو عملی جامہ پہناتے اعزہ اور اقارب میں بھی اپنی مثال آپ تھے سب کی تمام تقریبات میں خوش دلی سے شامل ہوتے اور ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرتے ان کو اپنے خاندان کا فرد سمجھتے تمام دوست احباب ان کی اس بات پر معترف ہیں کہ انہوں نے کبھی کسی کو کمی محسوس نہیں ہونے دی کوئی مشورہ ہو کوئی مشکل ہو کوئی معاملہ ہو ہر لحاظ سے اس مشکل کو دور کرنے میں مکمل مدد دی کارکنان جماعت احمدیہ سے والہانہ پیار رکھتے ان کی ضروریات کا خیال رکھتے کسی کو مایوس نہ کرتے جب بھی کوئی آپ کے پاس آتا مطمئن ہو کر کر واپس جاتا مکرم سولنگی صاحب گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے ان سے ملنے والے احباب بتاتے ہیں کہ کبھی ان کو فکرمند ہوتے نہیں دیکھا بلکہ ہر کام کو خدا تعالیٰ کی رضا اور تقدیر جان کر قبول کیا کسی سے شکوہ و شکایت کی عادت نہ تھی جماعتی ہدایات اور احکامات کو انتہائی موثر رنگ میں پہنچاتے اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کرتے کہ اسی میں ترقی کی راہ مضمر ہے دوستوں کی حق کی ادائیگی میں اپنی مثال آپ تھے اور تمام دوستوں سے تعلق کو بڑھانے میں دلیر تھے غرض کیا کیا بتائیں وہ کن خوبیوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے اور ان کے بچوں اور لواحقین کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

یہ لو دیئے کی ہواؤں سے بجھ نہیں سکتی
یہ بڑھتی جائے گی اپنی اسی ڈگر کے ساتھ
جو پھول ہم نے نچھاور کئے ہیں دھرتی کے
وہ مسکراتے رہیں گے سحر سحر کے ساتھ

مکرم منور احمد صاحب قیصر

مکرم منور احمد صاحب سے میری ملاقات اس وقت کی ہے جب وہ اپنے داداجان چوہدری منشی عبدالعزیز صاحب کو ملنے گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ آیا کرتے تھے ان کا معمول تھا ہر سال گرمی کی چھٹیوں میں گوجرہ ضرور آتے اور پھر ملاقات بھی ضرور کرتے اس طرح ان کے ساتھ ایک خاندانی رابطہ بن گیا وہ مجھے اور میں ان کو اپنے خاندان کا فرد سمجھتا اور خاکسار کو جب بھی خدمت دین کی توفیق ملی اجتماعات اطفال الاحمدیہ، تربیتی کلاسز، فضل عمر درس القرآن کلاس ہر جگہ ان سے ملاقات ضرور ہوتی اور انہوں نے اس تعلق کو بخوبی نبھایا جلسہ سالانہ قادیان سے قبل ضرور رابطہ کرتے پروگرام بناتے اور پروگرام پوچھتے قادیان میں جا کر بھی ملاقات ہوتی انتہائی خوشی اور اخلاص سے ملتے اور دوستوں سے میرا تعارف کرواتے کہ ہم سب ایک ہی گھر کے ممبر ہیں پھر گوجرہ سے شیخوپورہ آنے کے بعد جماعتی اور تنظیمی میٹنگز کے سلسلہ میں لاہور جانا ہوتا تو دارالذکر میں ان سے ضرور ملاقات ہوتی اگر جمعہ دارالذکر میں پڑھا تو پھر بھی ملاقات ہوگئی انہوں نے با اصرار مہمان نوازی کی اور اپنا حق خدمت اچھی طرح نبھایا مرحوم خلافت احمدیہ کے گرویدہ اور کی فضا قائم رکھتے نظام کے ساتھ ہر وقت تعاون پر تیار رہتے اور اپنے عمل سے دوسروں کو اس کی ترغیب دیتے اللہ تعالیٰ شہید کو اعلیٰ علیّین میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی آواز میں میرے دل کی دعا ہے۔

کرو تیاری کہ اب آئی تمہاری باری
یونہی ایام پھرا کرتے ہیں باری باری
ہم نے تو صبر و توکل سے گذاری باری
ہاں مگر تم پہ بہت ہو گی یہ بھاری باری

اطاعت گزار تھے ہر وقت خدمت دین میں مصروف رہتے اپنے آپ کو خادم سمجھتے اور دوسروں کو مخدوم اور اپنا ایک نیک اور اچھا تاثر چھوڑتے۔

مرحوم بہت ملنسار اور بے لوث کارکن تھے کارکنان کے ساتھ محبت اور شفقت کا سلوک کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے اللہ تعالیٰ شہید کو اپنے قرب میں جگہ دے اور بچوں کا حامی و ناصر ہو آمین۔

ہراس و خوف کی کوئی رمق نہیں دل میں
کہ کار زارِ محبت میں کیسا گھبرانا
بہت ہے حبس خداوند کوثر و تسنیم
تو اپنے فضل کی بارش ادھر بھی برسانا

مکرم محمود احمد صاحب

(سیکیورٹی گارڈ دارالذکر)

مکرم محمود احمد صاحب سے میری شناسائی زیادہ پرانی نہ ہے لیکن شیخوپورہ آنے کے بعد جماعتی تقریبات میں شرکت کیلئے جب بھی دارالذکر لاہور جانا ہوتا سب سے پہلے ان سے ملاقات ہوتی آغاز میں ان سے تعارف تو نہ تھا لیکن جب ان کو شیخوپورہ کا بتایا جاتا تو نہایت فخر سے بتاتے کہ میں بھی 9 چک متابہ کا رہنے والا ہوں انتہائی اطاعت گزار اور خدمت گزار انسان تھے جب بھی ان سے ملاقات ہوتی انہوں نے اپنے آپ کو عاجز اور خادم ہی پیش کیا کسی قسم کی خدمت سے نہ گھبراتے جب کبھی ہمیں حجاب ہوتا کہ خدمت کی کس طرح عرض کی جائے تو بشاشت قلبی سے کہتے کہ یہ میرا کام ہے میں خود اس کو انجام دوں گا دارالذکر میں آنے جانے سے ان سے اپنائیت کا تعلق بن گیا تھا اور وہ بھی شیخوپورہ کے حوالے سے انتہائی محبت اور شفقت روا رکھتے مفوضہ کام کو احسن رنگ میں ادا کرتے اور خوشی محسوس کرتے انتہائی سادہ اور پر خلوص شخصیت کے حامل انسان تھے اپنے آپ کو خدمت کے لئے ہر وقت تیار رکھتے اور ہر کسی کی خدمت میں کوشاں رہتے مولا کریم ان کو اعلیٰ علیّین میں جگہ دے اور ان کے بچوں کا حامی و ناصر ہو

وفا کی آن پہ ہم کر کے جان نثار چلے
تمہارے کل کیلئے اپنا آج وار چلے
راہ یقین کو اجالوں سے یوں سنوار چلے
ہم اپنے خون سے یہ گلستاں نکھار چلے

محترم ماسٹر مبارک احمد صاحب اعوان (آف قصور)

مکرم مبارک احمد صاحب سے میری پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب خاکسار ان کے بھانجے فتح احمد جاوید کے ساتھ شیخوپورہ سے ان کو ملنے لاہور گیا پہلی ملاقات میں ہی مکرم مبارک احمد صاحب نے میرا دل موہ لیا اور انتہائی اخلاص اور وفا کے ساتھ جماعت سے وابستگی کا اظہار کیا اور بتایا کہ میں یہاں سکول میں دعوت الی اللہ کر رہا ہوں کسی سے ڈرتا نہیں ہوں بلکہ مخالفوں کے سامنے سینہ تان کر پھرتا ہوں اور کوئی گھبراہٹ نہ ہے ان کے عمل سے یہ بات نظر آ رہی تھی کہ وہ جماعتی اقدار کے محافظ اور امین ہیں بعد ازاں شیخوپورہ اور لاہور میں ملاقاتیں ہوتی رہیں انہوں نے اپنے آپ کو اخلاص و وفا کے ساتھ خلافت احمدیہ سے وابستگی کے رنگ میں رنگین کر لیا تھا اور یہی ادا خاکسار کو از حد پیاری لگی اور ان کا احترام دل میں گڑھ گیا سماجی خاندانی روابط کے بہت پاسدار تھے کوشش کرتے کہ روابط قائم رہیں اور مزید بڑھیں اور کسی قسم کی کمی کجی کو حتی الوسع کوشش کر کے دور کرتے آپس میں بھائی چارہ

مکرم قریشی محمد کریم صاحب مرحوم

دو ہزار سے زائد قلمی خطوط

یہ 2 ستمبر 1991ء کی بات ہے جب میرا رابطہ حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد سے ہوا۔ ایسے ہوا کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ایک اقتباس پڑھا جس کا مفہوم تھا کہ اگر کسی احمدی کے پاس کوئی بھی کتاب ہو اور وہ اس کے کام کی نہ ہو تو وہ مرکزی لائبریری یعنی خلافت لائبریری میں بھجوا دیں۔

خاکسار ایک ایسے محکمہ میں کام کرتا تھا۔ جہاں پر رسالہ جات جو لاہور میں چھپتے تھے ان کی پوسٹنگ ہوتی تھی اور رسالہ جات کے مالکان یا پرنٹر حضرات چند پرچہ جات اعزازی طور پر وہاں کے سٹاف کو پڑھنے کے لئے دیتے تھے خاکسار نے اپنے ملکیتی 20، 25 رسالہ جات کا پیکٹ بنایا اور حضرت مولانا صاحب کو بھجوا دیا۔ آپ نے بہت زیادہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور آئندہ کے لئے اس سلسلہ کو جاری رکھنے کا وعدہ لیا خاکسار نے ہر ہفتہ ایک پیکٹ بھجوانا شروع کر دیا اور یہ کام بڑھتا گیا اور آپ باقاعدہ ہر پیکٹ کا جواب شکریہ کے ساتھ دیتے اور اتنی زیادہ دعائیں دیتے کہ جب آپ کے خطوط پڑھتا ہوں تو دل سے آپ کے لئے دعائیں نکلتی ہیں آپ اولین فرصت میں اپنے ہاتھ سے خط لکھتے اور بذریعہ پوسٹ فوراً بھجوا دیتے۔ یہ سلسلہ جاری رہا اور ہماری آپس میں محبت بڑھتی رہی۔ اگر کوئی مبالغہ نہ سمجھے تو میرے پاس حضرت مولانا کے دو ہزار سے زائد قلمی خطوط محفوظ ہیں۔ آپ ان رسالہ جات کو محفوظ کر لیتے اور بعض کی فوٹو کاپی حضور اقدس کی خدمت میں بھجواتے اور متعلقہ نظارتوں اور اداروں کو بھی بھجواتے۔

خاکسار نے آپ کے تمام اپنی جان سے بھی زیادہ سنبھال کر رکھے ہیں۔ آپ کے خطوط تو ایک نادر تحفہ ہیں اور ان میں ہر طرح سے اپنا ارادہ ظاہر کرتے تھے۔ مشورہ بھی دیتے تھے اور دعائیں بھی دو ہزار خطوط کا لکھنا اور پھر بذریعہ ڈاک بھجوانا بھی ایک بہت بڑا کام ہے۔ آپ کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا تھا کیونکہ آپ کے نزدیک یہ زندگی جماعت کی امانت تھی لیکن اس کے باوجود آپ فرصت نکال کر مجھے ضرور لکھتے۔ میرے لئے یہ ایک بہت ہی قیمتی سرمایا یہ ہے جماعت اسلامی نے اپنی تاریخ کے پچاس سال شائع کئے تھے وہ سب ان کو بھجوائے بہت خوش ہوئے۔ تین تین ماہ کا ایک پرچہ ہوتا تھا اور کافی ضخیم بن جاتا تھا۔ وہ تقریباً ڈیڑھ سال میں مکمل ہوئے۔ ایک پرچہ تو 1953ء کے حالات پر تھا۔ بنگلہ دیش کے حالات پر جب مواد بھجوایا تو بہت خوش ہوئے۔ غرض یہ سلسلہ 1991ء سے لے کر 2007ء تک جاری رہا اور میری ریٹائرمنٹ کے بعد کم ہو گیا۔ محکمہ میں میری مخالفت بہت تھی سٹاف نے میرے رسالے بند کر دیئے۔ لیکن میں رکا نہیں۔ دوستوں کے گھروں سے رسالہ جات حاصل کرتا اور پیکٹ بنا کر روانہ کرتا۔ بعض رسائل تو بالکل نئے ہوتے تھے ابھی وہ مارکیٹ میں بھی نہیں پہنچتے تھے لیکن خلافت لائبریری میں پہنچ جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمت دیتا رہا اور میں نے یہ کام جاری رکھا ہزاروں کی تعداد میں رسائل مرکز پہنچتے رہے اور مجھے شکریے کے خطوط آتے رہے اور میرا حوصلہ بڑھاتے رہے اور میں اور زیادہ جستجو سے رسائل اکٹھے کرتا اور ہر قسم کے رسالہ جات چاہے زراعت کے ہوں یا میڈیکل کے یا کسی بھی نوعیت کے ہوتے میں اکٹھے ہوتے ہیں مرکز روانہ کر دیتا۔

بعض دوست تو مجھے گھر آ کر رسائل دے جاتے اور میں اپنے کام خوش اسلوبی سے کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی روح کو ہمیشہ اپنے سایہ میں رکھے اور آپ کی اولاد کو بھی سکون اور سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

مکرم محمد ظفر اللہ ہنجرا صاحب

ساؤتھ ریجن امریکہ کی جماعتی سرگرمیاں

دعوت الی اللہ

جب سے حضور اقدس کی طرف سے پمفلٹ کی تقسیم کا ارشاد ہوا ہے اس سے امریکہ کی جماعتوں میں بیداری کی ایک لہر پیدا ہوچکی ہے۔ انصار، خدام، اطفال اور لجنات نے بھی خواتین تک پیغام پہنچانے میں سبقت لینی شروع کردی ہے۔

وہ جو پہلے دعوت الی اللہ نہیں کیا کرتے تھے بلکہ دلائل یا علم نہ ہونے کا بہانہ بنایا کرتے تھے وہ بھی اس پمفلٹ کو ہاتھ میں لے کر تقسیم کرکے آجاتے ہیں۔ بسا اوقات اس دعوت الی اللہ کی سرگرمی کے دوران عوام کی طرف سے پمفلٹ کے علاوہ بھی بات چیت ہوتی ہے، مزید سوالات پوچھے جاتے ہیں۔احمدی داعیانِ الی اللہ اپنے علم کے مطابق ان پوچھے جانے والے سوالات کے جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں، بہتر طور پر جواب دینے کیلئے مزید معلومات حاصل کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے اپنے علم میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔اس سلسلے میں بہت سارے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات پیش آتے ہیں۔بعض اوقات انہیں ڈرایا دھمکایا گیا لیکن اس کے ساتھ ہی بہت سے علاقوں میں ان کی محنتوں اور خلوص و جذبہ کو سراہا گیا۔بعض حضرات نے اس کارِ خیر کو حصولِ ثواب کا ذریعہ سمجھ کر' خود پمفلٹ لے کر تقسیم کرنا شروع کردیا ہے۔

بعض جماعتوں میں اس دعوت الی اللہ کی مساعی کے علاوہ بین المذاہب کانفرنسوں کے انعقاد سے مختلف مذاہب کے ماننے والوں میں باہمی محبت اور رواداری کی فضا پیدا کی جارہی ہے۔ دعوت الی اللہ کے اس طریق سے نہایت شاندار نتائج سامنے آرہے ہیں۔انہی دو امور کے متعلق جنوبی ریجن میں ہونے والی مساعی کا تذکرہ کرنا مقصود ہے جس میں خدا کے فضل سے ہر جماعت مصروفِ عمل ہے۔اللہ سب کی مساعی میں برکت ڈالے اور نیک نتائج سے نوازے، آمین۔

جماعت ٹلسہ Tulsa

یہ امریکہ کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے جس کے افرادِ جماعت تین ریاستوں میں کئی گھنٹوں کی مسافتوں پر رہتے ہیں اور بعض اوقات ایک جگہ پر ملنا اور میٹنگ کرنا بھی بہت بڑی قربانی کا تقاضا کرتا ہے لیکن پھر بھی حسبِ استطاعت دعوت الی اللہ اور تربیتی امور کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں۔ گزشتہ مہینوں میں یہ جماعت دو بین المذاہب کانفرنسز کروا چکی ہے۔

یومِ پیشوایانِ مذاہب

12 نومبر 2010ء شام ساڑھے تین بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک یونیورسٹی آف آرکنساس کے Multicultural Center میں مختلف مذاہب ہندو، یہودی، عیسائی اور بدھ مت کے مقررین نے اپنے اپنے پیشوایان مذاہب کے متعلق تعارف نامہ پیش کیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم یحییٰ لقمان صاحب مربی سلسلہ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت، مکہ کا دورِ مصائب، صبر کا شاندار نمونہ اور دعاؤں کی تلقین کا ذکر کیا۔ سامعین نے اس پروگرام کی کامیابی پر صدر جماعت ٹلسہ کی کوششوں کو سراہا اور آئندہ بھی ایسے پروگرام کرنے کی طرف توجہ دلائی جس سے محبت، رواداری اور باہم اعتماد کی فضا پیدا ہوتی ہو۔آخر پر ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس موقعہ پر مختلف مذاہب سے وابستہ 90 کے قریب افراد موجود تھے۔

انٹرفیتھ میٹنگ برموقعہ عیدالاضحیٰ

19 نومبر 2010ء کو جماعت ٹلسہ کے صدر مکرم حمید نسیم صاحب نے ایک اور انٹرفیتھ پروگرام ترتیب دیا جو کہ ایک مقامی چرچ St. Paul Episcopal کے Main Parish Hall میں منعقد کیا گیا، اس کا بنیادی مقصد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی کا تذکرہ تھا۔اس کی صدارت مکرم صدر صاحب نے کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی کی تفصیل اور انٹرفیتھ میٹنگ کی اہمیت اور ضرورت کو اجاگر کیا۔ مقامی بیت الذکر کے جنرل سیکرٹری مکرم علی صدیقی صاحب نے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت اور وفاداری کے مضمون کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور اس طرح دوسرے مذاہب کے نمائندوں کو بھی اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی۔خدا کے فضل سے یہ پروگرام جس میں 65 مہمان شامل ہوئے، بہت کامیاب رہا۔ ہر ایک نے جماعت احمدیہ ٹلسہ کی اس کوشش کو خراجِ تحسین پیش کیا، حسبِ روایت پروگرام کے اختتام پر ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔ایسے پروگرام' جہاں دعوت الی اللہ کے مواقع مہیا کرتے ہیں وہاں تعلقات میں وسعت اور تربیتی امور میں بھی ممد ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔ اللہ سب کام کرنے والوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، آمین۔

جماعت New Orleans

10,9 دسمبر 2010ء کو New Orleans جماعت نے شہر کے ڈاؤن ٹاؤن میں وسیع پیمانے پر پمفلٹ کی تقسیم کا پروگرام بنایا۔اس مقصد کیلئے خاکسار مع مکرم مرزا مظفر احمد صاحب Houston سے New Orleans پہنچا۔ 9 دسمبر کو 3 بجے سے لے کر 6 بجے تک احباب جماعت کے ساتھ شہر میں پمفلٹ تقسیم کئے گئے، 10 دسمبر کو دوسرے شہروں سے ڈاکٹر سفیر احمد صاحب، ڈاکٹر تنویر احمد صاحب اور فاتح احمد صاحب ایک طویل مسافت طے کرکے اس عظیم مقصد میں شامل ہونے کیلئے تشریف لائے۔ شدید سردی کے باوجود افرادِ جماعت نے نمازِ جمعہ کے بعد شہر کی متعدد گلیوں میں دعوت الی اللہ پمفلٹ تقسیم کئے۔لوگوں نے ہماری اس کوشش کو سراہا اور خود بھی پمفلٹ کی تقسیم کار میں حصہ لیا۔بعض نے کہا کہ آپ بہت اچھا کام کررہے ہیں، ہم اس کی قدر کرتے ہیں لیکن آپ اُن لوگوں تک بھی امن کے اس پیغام کو پہنچائیں جو شرانگیز حرکات کرکے دُنیا کا امن تباہ کررہے ہیں۔

جماعت ڈیلس

ڈیلس میں ہر دوسرے سوموار کو ایک کافی ہاؤس میں انٹرفیتھ میٹنگ ہوتی ہے۔ڈیلس سے 3 افراد شمولیت اختیار کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ کا نکتہ نظر اور دین حق کے متعلق سوالات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔

4 دسمبر 2010ء کو ڈیلس جماعت کی خدام اور انصار کی ٹیم نے سالانہ پریڈ میں شمولیت کی اور ایک ٹیم نے Dart Station میں 4000 پمفلٹ تقسیم کئے اس میں خدام، انصار اور اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اس کے علاوہ بھی باقاعدگی سے خدام اور انصار کی ٹیمیں اس کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ہر ہفتہ ڈیلس میں غیراز جماعت کی طرف سے ایک ریڈیو پروگرام ہوتا ہے۔اس میں مکرمہ شہناز لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف احمد صاحب شامل ہوتی ہیں اور جماعت احمدیہ کا موقف پیش کرتی ہیں اردو بولنے والوں کیلئے یہ بہت اچھا پروگرام ہے۔

ڈیلس تربیتی کیمپ

ڈیلس میں خدام اور اطفال کا ایک تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں Houston سے بھی خدام نے شرکت کی کل حاضری 30 کے قریب رہی۔ یہ کیمپ 17 دسمبر سے 19 دسمبر 2010ء تک جاری رہا۔ نماز باجماعت تہجد اور درس قرآن کریم کا باقاعدگی سے اہتمام ہوتا رہا۔اس کے ساتھ واقفینِ نَو کی بھی والدین کے ساتھ ایک میٹنگ کا انتظام کیا گیا۔ مزید برآں سپورٹس، سوال و جواب کی محفل اور خدام الاحمدیہ کی ماہانہ میٹنگ بھی اس کیمپ کا حصہ تھی۔

ہیوسٹن

برائن اور کالج سٹیشن دو شہروں میں پمفلٹ کی تقسیم کے لئے مقامی افراد جماعت نے میئروں سے ملاقات کا وقت لیا ہوا تھا چنانچہ ایک جماعتی وفد نے ملاقات کی۔ جماعت کا تعارف اور شہر میں پمفلٹ کی تقسیم سے آگاہ کیا گیا۔دونوں نے اس کوشش کو سراہا۔ باوجود سردی کے شہر میں پمفلٹ کی تقسیم کی گئی مقامی اخبار نے اگلے دن شہ سرخی سے اس خبر کو شائع کیا اور جماعتِ احمدیہ کی اس کوشش کی تعریف کی۔

لجنہ اماء اللہ ہیوسٹن ساؤتھ اور سائپرس ہیوسٹن ان تنظیموں نے اپنی اپنی جماعتوں میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد کیا اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلو اجاگر کئے۔ غیراز جماعت خواتین کو بھی ان جلسوں میں مدعو کیا گیا۔

4 نومبر 2010ء کو ہیوسٹن انٹرفیتھ منسٹری کی طرف سے شہر میں ڈنر کے انتظام کا اعلان کیا گیا جس کے مطابق ہر میزبان کیلئے 10 مختلف مذاہب کے نمائندگان بطور مہمان مدعو کئے گئے۔ خاکسار نے بھی ایک ڈنر کا اہتمام اپنے گھر پر کیا اور اس طرح دیگر احمدی فیملیز نے بھی میزبانی کے فرائض ادا کئے اور بعض جگہوں پر احمدی بھی بطور مہمان مدعو تھے۔ جماعت کے تعارف اور تعلقات بڑھانے میں یہ ڈنر بہت ممد اور معاون ثابت ہوتا ہے۔

ساؤتھ ہیوسٹن جماعت نے 18 نومبر کو Hess Club میں انٹرفیتھ سمپوزیم کا پروگرام بنایا خدا کے فضل سے یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ عمائدینِ شہر، یونیورسٹی اور گورنمنٹ آفیشلز اور مذہبی لیڈران سے روابط کئے اور ماڈریٹر کے طور پر یونیورسٹی کے ایک پروفیسر صاحب کو بھی دعوت دی۔اس میں ہندو، یہودی، زرتشتی، عیسائی اور بدھ مذہب کے نمائندوں کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم ومحترم نسیم مہدی صاحب تشریف لائے اور آپ نے فلسفہ قربانی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام اور شکر کے مضمون کو تفصیل سے بیان کیا۔

خدا کے فضل سے 200 کے قریب مہمانوں نے شرکت کی اور جماعت کی طرف سے مہمانوں کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔اس تقریب کو عیسائی، یہودی، ہندو اور دوسرے مہمان افراد نے نہ صرف سراہا بلکہ خصوصاً ایسے وقت میں جماعت احمدیہ کی اس کوشش کو بجا طور پر خدمتِ دین قرار دیا کیونکہ جماعت احمدیہ اپنی استطاعت میں ہر

لحاظ سے اس کو امن و محبت اور بھائی چارہ کے لحاظ سے پیش کر رہی ہے۔

خدا کے فضل سے اس انٹرفیتھ سمپوزیم کے انعقاد سے ہیوسٹن میں جماعت احمدیہ، دین حق کی ایک امن پسند جماعت کے طور پر مشہور ہو گئی ہے اور تعلقات کے دائرے وسیع تر ہو رہے ہیں۔

امریکہ میں 23 نومبر کو Thanksgiving Day in Houston تہوار بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا ہے اور خدا کا شکر ادا کیا جاتا ہے تین سال سے ایک Methodist Church ایک تقریب اس دن منعقد کرتا ہے جس میں ہر مذہب کا نمائندہ ایک موم بتی جلاتا اور اپنا تعارف پیش کرتا ہے اور اس خدا کے شکر کے ترانے گائے جاتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اس سال بھی ہمیں جماعت کا تعارف اور شکر کے مضمون کی تفصیل بیان کرنے کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر ناصرات الاحمدیہ نے حمدِ باری تعالیٰ پیش کی جس کا سامعین پر بڑا گہرا اثر ہوا۔

اس تقریب میں 6 مختلف Churches نے شمولیت کی اور سب نمائندگان مذاہب کو سٹیج پر جگہ دی گئی اور ایک خاص قسم کا ماحول تھا مختلف لیڈران سے تعارف ہوا اور دین حق کی صحیح تصویر پیش کرنے کی ہماری کوشش کو سراہا گیا۔ اس میں حاضری 300 کے قریب تھی۔ 13 دسمبر کو Humble کے میئر سے ملاقات ہوئی مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر صاحب امریکہ نے جماعت کا تعارف کروایا۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ آفیشلز سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔

سالانہ ریجنل اجتماع 2010ء

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جنوبی مجالس امریکہ کا سالانہ ریجنل اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 23-24 اکتوبر 2010 کو بیت السمیع ہیوسٹن میں یہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی سالِ رواں کی سرگرمیوں کا مرکزی عنوان Being Truthful to Allah's Commandments ہے۔ اجتماع کا نصاب بھی اسی مرکزی عنوان کے تحت ترتیب دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر مذہبی جوش، خلوصِ نیت اور یکجہتی کے ساتھ ایسے اجتماعات منظم کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے، ان عاجزانہ کوششوں کو قبول فرمائے اور اپنی راہ میں سب کام کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

☆☆☆☆

میری نانی جان محترمہ رمضان بی بی صاحبہ

ن۔ نعیم

کچھ لوگ دنیا میں انمول ہوتے ہیں اور اپنے خوبصورت نمونہ سے دوسروں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں میں میری پیاری نانی کا شمار ہوتا ہے۔ جو انتہائی بہادر اور صابر و شاکر خاتون تھیں۔ سب ہی چھوٹے بڑے انہیں بی بی جان کہتے تھے انہوں نے اپنی زندگی کو خاندان کیلئے مثال بنا رکھا تھا۔ آپ کے بقول آپ کی پیدائش 1893ء کے قریب کی ہے۔ اور بہت چھوٹی عمر میں اپنے والد صاحب کیساتھ زیارت حضرت مسیح موعود بھی کی۔ لیکن کم عمری کی وجہ سے مشرف بہ بیعت نہ ہو سکیں۔ طاعون کے زمانہ میں طاعون کا پھوڑا ابھی نکلا جس کا نشان ہمیں بھی دکھاتیں اور بتاتیں کہ میری والدہ اور ایک بہن بھی طاعون سے ہی مری تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بی بی جان کو شفا عطا فرمائی۔ کیونکہ انہوں نے خاندان میں احمدیت کا پودا لگانا تھا۔ انہوں نے خلافت ثانیہ کے اوائل میں بیعت کر لی جب آپ کی شادی ہوئی ہمارے نانا جان پہلے ہی احمدی تھے۔ اور آپ بھی مخلص احمدی بن گئیں ہرسیاں آپ کا گاؤں تھا۔

1938ء کے قریب ہرسیاں کے حالات خراب ہو گئے۔ دشمنوں نے ہرسیاں پر حملہ کیا۔ تو ہماری بی بی جان نے ہی دوسری عورتوں کو مقابلہ پر آمادہ کیا اور بڑی بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ بی بی جان بتاتی تھیں کہ اس وقت قصے چھپے ان کا بھی نام سر فہرست تھا اس واقعہ کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی کیا اور جلسہ سالانہ یو۔کے میں عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی تفصیلی ذکر ارشاد فرمایا تھا۔

پھر 1947ء میں ہجرت کے وقت میری والدہ رشیدہ بیگم صاحبہ 4 ماہ کی تھیں اور طبیعت کی ناسازی کے باعث سخت بیمار ہو گئیں کئی لوگوں نے کہا کہ پیدل اٹھا کر چلو گی تو باقی بچوں کو کس طرح سنبھالو گی اس طرح پاکستان نہیں پہنچ پاؤ گی۔ اس بچی کو یہیں پھینک دو لیکن بی بی جان نے کسی کی نہ سُنی اور خود ہی اپنے چاروں بچوں کے ساتھ پاکستان پہنچ گئیں اور آج میری والدہ اللہ کے فضل سے 63 سال کی عمر میں حیات ہیں۔

1974ء کے حالات خراب ہوئے تو گاؤں والوں نے پانی اور دکانوں سے راشن دینا بند کر دیا بی بی جان نے حالات جو گزارے اس کی وجہ سے ان کی طبیعت سخت اور بولنے کا لہجہ بھی رعب دار تھا۔ جس کی وجہ سے گاؤں والے آپ سے ڈرتے تھے۔ اس لئے نانی جان تمام گاؤں کے احمدیوں کو پانی اور راشن لا کر دیتیں۔ انہوں نے کنوئیں پر پہرہ بٹھا رکھا تھا۔ لیکن بی بی جان دلیری کے ساتھ جاتیں اور پانی لیکر احمدی گھروں میں پہنچا دیتیں اور دشمن کھڑے ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہتے تھے۔

بی بی جان 1990ء میں 94 ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے جو ہمارے ماموں جان ہیں ان کے ہمراہ ربوہ میں آ گئیں اور روٹین بنالی کہ جمعۃ المبارک کو پیدل بیت اقصیٰ جاتیں اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ جاتیں اور دعا کرتیں اور پیدل اپنے بیٹے جو دارالضیافت میں کارکن ہیں ان کے پاس آ جاتیں اور ان کے ساتھ گھر واپس لوٹتیں۔

آپ کو 108 برس کی عمر میں بھی چاق و چوبند پایا صبح کو تہجد پڑھنا ان کا روزانہ کا معمول تھا جس دن تہجد قضاء ہو جاتی تھی سارا دن افسوس کرتی رہتیں کہ آج تہجد قضاء ہو گئی۔ اور رات کے کسی پہر بھی آنکھ کھل جاتی تو وضو کر کے نوافل ادا کرتیں۔ اور تہجد کے بعد نہ سوتیں بلکہ تسبیح کرتیں اور قرآن کریم کی کئی سورتیں جو زبانی یاد تھیں ان کی تلاوت کرتیں نظر کی کمزوری کے باعث قرآن مجید نہ پڑھ سکتی تھیں فجر کی نماز تک یہ سلسلہ جاری رکھتیں دعاؤں کی طرف خاص توجہ دیتیں اور جو کوئی ان کے کام کرتا اسے دیر تک دعائیں دیتی رہتیں۔

آپ کو 109 سال کی عمر میں فالج کا حملہ ہوا۔ اس وقت آپ کا پوتا نعیم احمد ناصر معلم سلسلہ وقف جدید گھر میں موجود تھا اور جلدی سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا نسخہ فالج والا دیا۔ جس سے کافی فائدہ ہوا۔ لیکن رات کو پھر محسوس ہونا شروع ہوا کہ طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ تو ان کو فضل عمر ہسپتال لے جایا گیا معائنہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کہا میرے علم کے مطابق اماں جان کی عمر سو سال سے اوپر ہے۔ اتنا شدید حملہ ہوا ہے اور جسم نے قبول نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ماہ میں دوبارہ صحت یاب ہو گئیں اور ہمیشہ دعا کرتیں کہ جب بھی موت آئے چلتے پھرتے آئے۔ اور اللہ نے آپ کی دعا سنی بھی۔ جون 2003ء کے اوائل میں اپنے خاوند جو معلم سلسلہ ہیں۔ ان کے ساتھ ربوہ آئیں جب واپسی کا وقت آیا تو کہنے لگی مت جاؤ۔ کیونکہ میرا بھائی مجھے تین دفعہ ریڑھی پر لینے آیا ہے ان کا یہ بھائی جو اکلوتا تھا جوانی میں دریا میں ڈوب کر فوت ہو گیا تھا میں اس کے ساتھ نہیں گئی۔ وہ تین دفعہ لینے آ چکا اب کی بار میں اس کے ساتھ چلی جاؤں گی۔ میں نے کہا بی بی جان اگلے ماہ آؤں گی تو ضرور رہوں گی لیکن وہ نیک خاتون تھیں شاید ان کو معلوم تھا اگلی بار ملاقات نہیں ہوگی جس پر انہوں نے اصرار کیا تھا۔ وہی ہوا۔ 21 جون 2003ء کو بی بی جان ہمیں چھوڑ کر خالق حقیقی کے پاس چلی گئیں۔ خدا تعالیٰ انہیں آخرت میں بہت خوشیاں عطا فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

انہوں نے لواحقین میں 2 بیٹے مکرم نور احمد صاحب جو جرمنی میں مقیم ہیں اور ایک مکرم نصیر احمد ناصر کارکن دارالضیافت ربوہ میں ہیں۔ دو بیٹیاں حمیداں بی بی خوشاب اور دوسری خاکسار کی والدہ رشیدہ بیگم جو فیصل آباد میں رہتی ہیں یادگار چھوڑیں ان کے ایک بیٹے مکرم حمید الدین صاحب ان کی زندگی میں ہی 39 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔

بی بی جان نے 1960ء 1970ء کی دہائی میں اللہ کے فضل سے وصیت کر لی اور اسی وقت حصہ جائیداد بھی دے دیا اور حصہ آمد کا چندہ دینا بروقت ان کا معمول تھا اگر دیر ہو جاتی اور کوئی چندہ نہ لینے آتا تو آپ اس کو پیغام بھجوا دیا کرتیں موصیہ ہونے کی وجہ سے آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ جس پر ان کا نام رمضان بی بی زوجہ صدر الدین لکھا ہوا ہے۔

پیراشوٹ اور ہوائی جہاز

رائٹ برادرز کے تجربات سے ایک ہزار سال قبل ایک مسلمان شاعر، نجومی، موسیقار اور انجینئر جس کا نام باس ما بن فِرتاس تھا نے ایک اڑنے والی مشین بنانے کے تجربات کئے۔ 852ء میں اس نے ایک ڈھیلا ڈھالا لباس بنایا جس کو لکڑی کے ٹکڑوں سے مضبوط کیا گیا تھا۔ اسے پہن کر اس نے مسجد قرطبہ کے بلند مینار سے چھلانگ لگائی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ پرندے کی مانند فضا میں آہستہ آہستہ اُڑ سکے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس لباس نے اس کے گرنے کی رفتار بہت کم کر دی اور معمولی چوٹ کے بعد وہ محفوظ رہا۔ اس طرح یہ پہلا پیراشوٹ قرار پایا۔ 857ء میں اس نے ریشمی کپڑے اور عقاب کے پروں سے ایک مشین تیار کی اور ایک پہاڑ سے کودا۔ وہ خاص بلندی تک اڑا اور اس دس منٹ تک پرواز کرنے کے بعد اس نے کریش لینڈنگ کی۔ جس سے اس نے یہ معلوم کر لیا کہ اگر مشین میں دم لگا دی جاتی تو وہ آرام سے اتر سکتا تھا۔ اس کے نام پر بغداد ایئرپورٹ کا نام رکھا گیا۔ اس طرح چاند کا ایک جوالا مکھی بھی اس کے نام سے موسوم ہوا۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف ربوہ ولد مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میر پور خاص 2006ء سے بڑی آنت کے ٹیومر کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور اب ٹیومر مزید پھیل کر مثانے کو بھی متاثر کر رہا ہے۔ گزشتہ ایک ہفتہ شوکت خانم ہسپتال لاہور میں داخل رہے ہیں جہاں ڈاکٹروں نے بیماری کو دور کرنے سے مایوسی کا اظہار کیا ہے اور گھر بھجوا دیا ہے اور اب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس واقف زندگی بھائی کو جلد تر شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مرزا سلام بیگ صاحب سیکرٹری حلقہ زراعت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بہو کے گلے کا آپریشن کینیڈا میں متوقع ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے

مکرم ملک سعید احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ وحدت کالونی لاہور شدید بیمار ہیں احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم احمد خاں رانا صاحب ایڈووکیٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولنگر شہر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذیر احمد خان صاحب نمبردار مرحوم چک 168 مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر مورخہ 23 جنوری 2011ء کو وفات پا گئیں۔ 24 جنوری کو محترم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر نے مرحومہ کی نماز جنازہ مقامی گاؤں میں پڑھائی اور تدفین کے بعد محترم محمود احمد صاحب وڑائچ مربی ضلع بہاولنگر نے دعا کروائی۔

مرحومہ پرخلوص داعی الی اللہ، نڈر، اپنے عقیدہ پر پختگی کے ساتھ عمل پیرا رہنے والی، بہت زیادہ مہمان نواز اور ایک خدمت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ بہت زیادہ صاف گو اور ہر دلعزیز تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے فضل وکرم سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم انتصار احمد نذر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم اشتیاق نذر صاحب اور بھابھی مکرمہ عائشہ اشتیاق صاحبہ شاہ تاج ٹیکسٹائل مل، نزد لاہور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 30 جنوری 2011ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام سعد احمد نذر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم نذر احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم میاں اعجاز احمد صاحب کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک قسمت اور بامراد اور دین ودنیا کی سب حسنات کا وارث اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ملک عبدالرب صاحب کینیڈا کی اہلیہ کی دونوں آنکھوں کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم منور احمد صاحب کارکن بیت الکرامہ خواتین لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ولد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ مورخہ 8 فروری 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں بعمر 42 سال وفات پا گئے۔ موصوف 4 فروری کو اپنے والدین کو ملنے کیلئے جرمنی سے طاہر آباد شرقی ربوہ آئے تھے۔ ہلکا سا بخار ہونے کی وجہ سے ہسپتال چیک اپ کے لئے گئے اور مورخہ 8 فروری کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ کی نماز جنازہ گھر کے سامنے طاہر آباد شرقی میں مورخہ 10 فروری کو بعد نماز عصر مکرم اسد اللہ غالب صاحب نائب ناظر امور عامہ نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔ موصوف نے لواحقین میں اہلیہ مکرمہ غزالہ مظفر صاحبہ بوڑھے والدین، 3 بھائی اور 4 بہنیں چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم شیخ غلام محمد صاحب خادم بیت الفضل فیصل آباد کے پوتے تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالوہاب احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی واقفہ نو بیٹی مکرمہ ملیحہ عمران صاحبہ اہلیہ مکرم عمران محمود صاحب کو مورخہ 19 دسمبر 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرماتے ہوئے شایان محمود نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمود احمد صاحب آف واپڈا کالونی فیصل آباد کا پوتا اور ننھیال کی طرف سے حضرت مولانا محبوب عالم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان میں سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ اپنی رحمت کے سائے میں رکھتے ہوئے صحت وسلامتی والا، نیک، صالح، والدین کیلئے قرۃ العین، خادم دین اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رفیع احمد طاہر صاحب ناظم انصار اللہ ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ خاکسار کے والد مکرم میاں مقبول احمد صاحب بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری ماموں زاد بہن محترمہ خالدہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق محمد خان صاحب آڈیٹر جماعت احمدیہ لاہور ایک نہایت مختصر بیماری کے بعد مورخہ 21 جنوری 2011ء کو لاہور میں وفات پا گئیں۔ اسی دن بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ مکرم عبدالسلام صاحب مربی سلسلہ نے بیت سمن آباد میں پڑھائی اور احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر ضلع لاہور میں تدفین کے بعد مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ خاموش طبع، صابرہ شاکرہ، صوم صلوٰۃ کی پابند، غریب پرور اور مہمان نواز تھیں۔ ہر ایک سے پیار محبت کا سلوک کرنے والی تھیں۔ بیماری کا عرصہ بڑے صبر سے برداشت کیا۔ خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ اپنے پیچھے سوگواران میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے مکرم شفیق محمد خان اور مکرم نصیر محمد خان صاحب اور بیٹی مکرمہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ ملک سعید احمد اعوان صاحب مربی سلسلہ ربوہ چھوڑی ہیں۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر 58 سال تھی۔

مرحومہ کے والد مکرم فتح محمد خان صاحب آف دار النصر غربی ربوہ صاحب فراش ہیں اور کافی عرصہ سے علیل ہیں ان کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ آپ مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں وفات کے وقت تمام بہن بھائی لاہور پہنچ گئے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

ریفریشر کورس

مجلس انصار اللہ ضلع سرگودھا کے عہدیداران کا ریفریشر کورس 5, 6 فروری 2011ء کو ایوان ناصر ربوہ میں منعقد ہوا۔ ناظم ضلع مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب کی سرکردگی میں 66 عہدیداران نے شرکت کی۔ قائدین انصار اللہ پاکستان نے اپنے شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات دیں۔ شرکاء نے ربوہ میں مقدس مقامات پر بھی حاضری دی۔ آخر پر نائب صدر مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے اختتامی خطاب کیا اور دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس ریفریشر کورس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مکرم محمود احمد شاد صاحب کی سیرت وسوانح کیلئے معلومات درکار ہیں

مکرم وحید احمد رفیق صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ سانحہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں 28 مئی 2010ء کو راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے تھے۔ خاکسار ان کی سیرت وسوانح پر ایک کتاب تحریر کرنا چاہتا ہے۔ اس سلسلے میں ان تمام احباب سے جنہیں محترم مربی صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہو، یا وہ انہیں کسی بھی حوالے سے جانتے ہوں درخواست ہے کہ اپنے مضامین یا واقعات خاکسار کو فراہم کریں تا کہ اس کتاب میں شامل کئے جا سکیں۔ نیز اگر کسی کے پاس تصاویر یا ویڈیو وغیرہ کی صورت میں مواد ہو تو وہ بھی فراہم کر دیں۔ خاکسار اس تعاون پر ممنون ہوگا۔

موبائل نمبر 0333-6708059

ای میل :itti725@yahoo.com

saud725@hotmail.com

کیپسول فشار
ہائی بلڈ پریشر کی کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

20 فروری 2011ء

12-35 am	فیتھ میٹرز
1-35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am	انتخاب سخن
3-15 am	راہ ھدیٰ
4-50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-35 am	تلاوت
6-45 am	درس حدیث
6-55 am	لقاء مع العرب
8-00 am	خبرنامہ
8-25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء
9-40 am	زندہ لوگ
9-55 am	فیتھ میٹرز
11-00 am	تلاوت
11-15 am	درس حدیث
12-45 pm	یوم مصلح موعود
1-15 pm	حیات حضرت مصلح موعود
2-30 pm	یوم مصلح موعود
5-00 pm	تلاوت
5-15 pm	درس حدیث
5-30 pm	یوم مصلح موعود
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء
8-10 pm	گلشن وقف نو
9-15 pm	خبرنامہ
9-25 pm	یوم مصلح موعود
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-20 pm	حیات حضرت مصلح موعود

21 فروری 2011ء

12-40 am	یوم مصلح موعود
1-45 am	گلشن وقف نو
2-55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء
4-05 am	یوم مصلح موعود
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-30 am	تلاوت
5-50 am	درس حدیث
6-05 am	یوم مصلح موعود
6-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
7-00 am	یوم مصلح موعود
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء
9-45 am	یوم مصلح موعود
11-05 am	تلاوت اور درس حدیث
11-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-10 pm	سیرت النبی ﷺ
12-40 pm	گلشن وقف نو
2-00 pm	فرنچ ملاقات
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	یوم مصلح موعود
4-45 pm	تلاوت
5-00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
5-30 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2005ء
7-50 pm	سیرت النبی ﷺ
8-15 pm	یوم مصلح موعود
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	راہ ھدیٰ
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

موٹر سائیکل برائے فروخت

نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ایک عدد موٹر سائیکل Honda CD-70 ماڈل 2006ء جو اچھی حالت میں ہے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ خواہشمند احباب مورخہ 28 فروری 2011ء تک اپنے ٹینڈرز نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ میں بھجوادیں۔

جنریٹرز برائے فروخت

صدر انجمن احمدیہ، نظامت جائیداد کے دو جنریٹرز 100KVA اور 50KW جیسے ہے کی بنیاد پر برائے فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب اپنی پیشکش مورخہ 28 فروری 2011ء تک نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ میں پہنچادیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ولادت

مکرم عمر احمد صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حبیب اللہ بھٹی صاحب کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ وزعیم خدام الاحمدیہ طاہر آباد شرقی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 13 فروری 2011ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے خاقان حبیب نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم فضل احمد بھٹی صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ کا پہلا پوتا ہے اور مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب اٹھوال نصیر آباد سلطان ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر والا نیک اور صالح بنائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔فروری

طلوع فجر	5:21
طلوع آفتاب	6:46
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:59

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ڈائجس ٹو، گیس اپھارہ تیزابیت پیٹ کی تمام تکلیفوں سے فوری نجات
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

گرم کپڑوں کی ہر قسم کی ورائٹی پر زبردست
سیل۔سیل۔سیل
صاحب جی فیبرکس ربوہ
092-47-6212310

داخلہ نرسری کلاسز 2011ء
الصادق اکیڈمی میں نرسری کلاسز کا داخلہ 15 فروری 2011ء سے شروع ہوگا جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کردیا جائے گا۔
● جونیئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر 31 مارچ 2011ء تک اڑھائی سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہونی چاہئے۔
● داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ یا "ب" فارم کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی لگائیں۔ نیز داخلہ فارم پر بچے کی ایک تصویر (بلیو بیک گراؤنڈ کے ساتھ) لگائیں۔
● داخلہ فارم الصادق اکیڈمی مین آفس دارالرحمت شرقی الف سے مفت دستیاب ہوں گے۔
● چھٹی کلاس کیلئے طلباء وطالبات کا داخلہ ٹیسٹ الصادق اکیڈمی گرلز سکول شکور پارک میں 20,19 فروری بروز ہفتہ اتوار صبح 9:30 بجے ہوگا۔ ٹیسٹ انگلش، اردو اور حساب کے مضامین کا ہوگا۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
047-6214434,6211637

FD-10

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

عطیہ خون۔خدمت خلق

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت پمپ کے اندر بھی موجود ہے
ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کار فل سروس -/150
کار واش -/70
جنریٹر کی سہولت | نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289